روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
# الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان C.P.L 61
منگل 19 مارچ 2002ء 4 محرم 1423 ہجری - 19 امان 1381 ھش جلد 52-87 نمبر 63

## کامل خود سپردگی

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ حالت رکوع میں یہ دعا بھی کیا کرتے تھے

اے اللہ تیری خاطر میں نے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں اور تجھی پر میرا توکل ہے تو ہی میرا پروردگار ہے میرے کان اور میری آنکھیں، میرا گوشت اور خون، میری ہڈیاں اور میرا دماغ اور میرے اعصاب اس اللہ کی اطاعت میں جھکے ہوئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(سنن نسائی کتاب التطبیق - حدیث نمبر 1041)

## ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جس غرض کے لئے مذہب کو انسان کے لازم حال کیا گیا ہے وہ غرض مفقود ہے دل کی حقیقی پاکیزگی اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور اس کی مخلوق کی سچی ہمدردی اور حلم اور رحم اور انصاف اور فروتنی اور دوسرے تمام پاک اخلاق اور تقویٰ اور طہارت اور راستی جو ایک مذہب کی روح ہے اس کی طرف اکثر انسانوں کو توجہ نہیں۔ مقام افسوس ہے کہ دنیا میں مذہبی رنگ میں تو جنگ وجدل روز بروز بڑھتے جاتے ہیں مگر روحانیت کم ہوتی جاتی ہے۔ مذہب کی اصلی غرض اس سچے خدا کا پہچاننا ہے جس نے اس تمام عالم کو پیدا کیا ہے اور اس کی محبت میں اس مقام تک پہنچنا ہے جو غیر کی محبت کو جلا دیتا ہے۔ اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کرنا ہے اور حقیقی پاکیزگی کا جامہ پہننا ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ غرض اس زمانہ میں بالائے طاق ہے اور اکثر لوگ دہریہ مذہب کی کسی شاخ کو اپنے ہاتھ میں لئے بیٹھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی شناخت بہت کم ہو گئی ہے اسی وجہ سے زمین پر دن بدن گناہ کرنے کی دلیری بڑھتی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ بدیہی بات ہے کہ جس چیز کی شناخت نہ ہو نہ اس کا قدر دل میں ہوتا ہے اور نہ اس کی محبت ہوتی ہے اور نہ اس کا خوف ہوتا ہے تمام اقسام خوف اور محبت اور قدردانی کے شناخت کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ آج کل دنیا میں گناہ کی کثرت بوجہ کمیٔ معرفت ہے۔ اور سچے مذہب کی نشانیوں میں سے یہ ایک عظیم الشان نشانی ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی پہچان کے وسائل بہت سے اس میں موجود ہوں تا انسان گناہ سے رک سکے اور تا وہ خدا تعالیٰ کے حسن و جمال پر اطلاع پا کر کامل محبت اور عشق کا حصہ لیوے اور تا وہ قطع تعلق کی حالت کو جہنم سے زیادہ سمجھے۔ یہ سچی بات ہے کہ گناہ سے بچنا اور خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جانا انسان کے لئے ایک عظیم الشان مقصود ہے اور یہی وہ راحت حقیقی ہے جس کو ہم بہشتی زندگی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ تمام خواہشیں جو خدا کی رضامندی کے مخالف ہیں دوزخ کی آگ ہیں۔ اور ان خواہشوں کی پیروی میں عمر بسر کرنا ایک جہنمی زندگی ہے۔ مگر اس جگہ سوال یہ ہے کہ اس جہنمی زندگی سے نجات کیونکر حاصل ہو؟ اس کے جواب میں جو علم خدا نے مجھے دیا ہے وہ یہی ہے کہ اس آتش خانہ سے نجات ایسی معرفت الٰہی پر موقوف ہے جو حقیقی اور کامل ہو کیونکہ انسانی جذبات جو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں وہ ایک کامل درجہ کا سیلاب ہے جو ایمان کو تباہ کرنے کے لئے بڑے زور سے بہ رہا ہے۔ اور کامل کا تدارک بجز کامل کے غیر ممکن ہے۔ پس اسی وجہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک کامل معرفت کی ضرورت ہے۔

(لیکچر لاہور - روحانی خزائن جلد 20 ص 148)

## محرم میں کثرت سے درود شریف پڑھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

محرم کے دن شروع ہو چکے ہیں اور اس عرصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر کثرت سے درود پڑھنا چاہئے۔ مسلسل درود پڑھنا تو انسان کی فطرت ثانیہ ہو جانا چاہئے مگر محرم کے دردناک ایام کے تصور سے درود میں زیادہ درد پیدا ہو جاتا ہے۔ پس اس بات کو نہ بھولیں سفر میں حضر میں جب توفیق ملے 'جب ذہن اس طرف فارغ ہو جائے' یعنی درود پڑھنے کے لئے مرکوز ہو سکے اس وقت دل کی گہرائی سے اور محرم کے تصور سے دل کے درد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی آل پر درود بھجوا کریں۔

(الفضل 29 جون 99ء)

## والد محترم کی وفات پر احباب جماعت کی طرف سے دلداری

✪ مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب واقف زندگی لکھتے ہیں:-

ہمارے والد محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان مورخہ 19 فروری 2002ء کو وفات پا گئے۔ ان کی وفات پر ان کی اولاد میں سے کوئی بھی موجود نہ تھا اور تینوں بیٹے امریکہ میں مقیم تھے۔ خاکسار کو پرائیویٹ سیکرٹری مکرم منیر احمد جاوید صاحب نے لندن سے والد صاحب کی وفات کی اطلاع دی اور ساتھ پیغام دیا کہ پاکستان روانگی کے لئے انتظام کر لیں۔ خاکسار ان کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے اس وقت میں دلداری اور ہمدردی فرمائی۔

خاکسار لندن پہنچا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرف ملاقات بخشا اور کمال شفقت کا سلوک فرمایا جس کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں ہے۔ حضور انور نے محترم والد صاحب کے لئے توصیفی

باقی صفحہ 7 پر

# دعوت الی اللہ کے سنہری گر

21

## پرحکمت نصائح
## ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

### یورپ کے بارے میں ایک خواہش

حضرت مسیح موعود کے دل میں یورپ پر توحید کا جھنڈا گاڑنے کی کتنی شدید تڑپ تھی؟ اس کا کسی قدر اندازہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ایک چشمدید واقعہ سے ہوتا ہے حضرت مفتی صاحب لکھتے ہیں۔

"غالباً 98-1897ء کا ذکر ہے ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا اور حضرت مسیح موعود کے پاس حضورؑ کے اندر کے کمرے میں بیٹھا تھا کہ باہر سے ایک لڑکا پیغام لایا کہ قاضی آل محمد صاحب آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک نہایت ضروری پیغام لایا ہوں حضور خود سن لیں۔ حضور نے مجھے بھیجا کہ ان سے دریافت کرو کیا بات ہے؟ قاضی صاحب سیڑھیوں میں کھڑے تھے میں نے جا کر دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے بھیجا ہے۔ ایک نہایت ہی عظیم الشان خوشخبری ہے اور خود حضرت صاحب کو ہی سنانی ہے۔ میں نے پھر جا کر عرض کیا کہ وہ ایک عظیم الشان خوشخبری لائے ہیں اور صرف حضور کو ہی سنانا چاہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا آپ پھر جائیں اور انہیں سمجھائیں کہ اس وقت مجھے فرصت نہیں وہ آپ کو ہی سنا دیں اور آپ آ کر مجھے سنا دیں۔ میں نے حکم کی تعمیل کی اور قاضی آل محمد صاحب کو سمجھایا کہ وہ خوشخبری مجھے سنا دیںؑ میں حضرت صاحب کو سنا دیتا ہوں۔ تب قاضی صاحب نے ذکر کیا کہ ایک مولوی کا مباحثہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب کے ساتھ تھا اور اس مولوی کو خوب پچھاڑا اور لتاڑا گیا اور شکست فاش ہو گئی۔ میں نے آ کر یہ خبر حضرت صاحب کے حضور عرض کی۔ حضور نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا "میں نے سمجھا کہ یہ خبر لائے ہیں کہ یورپ (احمدی) ہو گیا ہے"۔

("ذکر حبیب" مولفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ 52 طبع اول)

### کتنا پسندیدہ دین ہے

حضرت مالک بن دینار نے ایک مکان کرایہ پر لیا آپ کا ہمسایہ ایک یہودی تھا۔ آپ کے مکان کی محراب یہودی کے دروازے پر تھی۔ جہاں اس نے اپنا بیت الخلاء بنایا اور روز نجاست آپ کے مکان پر ڈال دیتا کچھ عرصہ تک یہی حال رہا۔ آپ نے اس بات کا کسی سے تذکرہ نہ کیا۔ ایک دن یہودی آ کر کہنے لگا کہ آپ کو میرے بیت الخلاء سے کسی قسم کی تکلیف تو نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک برتن اور جھاڑو رکھی ہوئی ہے۔ کوئی تکلیف نہیں روز صاف کر لیا کرتا ہوں یہودی یہ کہہ کر کہ کیا پسندیدہ دین ہے خدا دوست دشمنِ خدا کی تکلیف کو برداشت کرتا ہے اور شکایت نہیں کرتا۔ اسلام قبول کر لیا۔

(تذکرۃ الاولیاء ص38)

### ہمسایہ سے حسن سلوک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

"ہمسائیگی کے حقوق کا مضمون بہت ہی اہم ہے میں نے پچھلی دفعہ بھی نصیحت کی تھی کہ یورپ میں بھی اگر آپ نے (دعوت الی اللہ) کرنی ہو تو ہمسائیگی کے حقوق کے ذریعہ یہ سفر شروع کریں۔ کئی دفعہ انسان سامنے نہ آئے تو زیادہ بہتر ہوتا ہے ایک تحفہ بھیج دے اور پھر تحفہ بھیج دے یہاں تک کہ لینے والے کے دل میں کرید ہو کہ یہ ہے کون جو مجھ سے بار بار اس طرح کا سلوک کر رہا ہے آپ اس کی تلاش کو نہیں نکلیں گے۔ وہ آپ کی تلاش کو نکلے گا۔ اسی طرح یہ جو ظاہری نعمت ہے یہ ایک باطنی نعمت میں تبدیل ہونے لگ جائے گی آپ محض ظاہری تحائف ہی نہیں دیں گے بلکہ روحانی تحائف کے لئے اس کے دل کو قبولیت کے لئے آمادہ کریں گے۔ پس نیک ہمسائیگی ایک بہت ہی بڑا اخلق ہے اور اس کو اختیار کرنے سے انسان کئی قسم کی بدیوں سے بچ سکتا ہے اور کئی قسم کی نعمتوں کو پالیتا ہے.........."

پھر فرمایا:

مجھے جرمنی سے ایک خاتون نے خط لکھا جن کے ہمسایوں سے بہت اچھے قریبی مراسم مضبوط ہونے لگ گئے۔ قرار پا گئے ہیں۔ اور اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ ایک موقع پر کوئی چیز انہوں نے پکائی تو اپنے ہمسائے کو بھجوا دی یہ کہہ کر ہمارا پاکستانی طرز کا کھانا ہے میں نے سوچا آپ کو بھی کھلائیں۔ اتنا متاثر ہوا وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسے واقعات بھی اس دنیا میں ہو سکتے ہیں یہ خود گھر پر چل کر شکریہ ادا کرنے کے لئے آیا اور پھر دعوت الی اللہ کی ساری باتیں سنیں۔ دلچسپی لی اور کتابیں مانگیں اور اب پورا دعوت الی اللہ کا سلسلہ اس کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔

(الفضل 25 جولائی 2001ء ص3)

نیکی کے حصول کے لئے اور بدی سے رکنے کے لئے ایک جدوجہد کی ضرورت ہے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

# قطعۂ تاریخ وفات ثاقب زیروی

بات کرتے ہیں مگر باچشم نم
اہل دل، اہل ہنر، اہل قلم

اگلے وقتوں کی وضعداری گئی
اس طرح کے لوگ دنیا میں ہیں کم

لے گیا دست قضا اس شخص کو
تھا ادب کا جو صحافت کا بھرم

جبر کے ادوار میں جرأت کے ساتھ
تھامے رکھا پرچمِ لوح و قلم

حق سے کوئی باز رکھ سکتا نہ تھا
مصلحت جورو ستم جاہ و حشم

خوش خط و خوش خُلق، خوش الحان تھا
حلقہ شعر و سخن میں محترم

صرف قدسی کو نہیں ہے۔ سب کو ہے
"آج ثاقب زیروی صاحب کا غم"

2002ء

**عبدالکریم قدسی**

وہ شمس دنیائے معرفت جو چمک رہا تھا کبھی فلک پر
خدا کے بندوں کی غفلتوں سے وہ دلدلوں میں پھنسا ہوا ہے
(کلام محمود)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

پرواز کون کر گیا پر تولتا ہوا ☆ خاموش ہو گیا ہے چمن بولتا ہوا

# دربار خلافت کا موسیقار- ثاقب زیروی- نڈر اور درویش صفت

محترم عبدالسمیع نون صاحب

جس محفل سے ''محمد صدیق'' المعروف حضرت ثاقب زیروی جیسے نابغہ روزگار اٹھ جائیں اس کی رونقیں ماند پڑ جانے میں کیا شک ہو سکتا ہے-

والدین نے نام ''محمد صدیق'' رکھا تھا اور اس مرد قلندر کی 84 سالہ طویل اور 60 سالہ صحافیانہ روش شاہد ہے کہ اسے ''سچی'' صفات سے وافر حصہ عطا ہوا تھا- کیا مجال جو اس اسم با مسمّٰی ''صدیق'' نے کبھی ان کی نمائش کی ہو- وہ پنہاں ہی رہیں- یوں آندھیوں کے مقابل پر اس کا دیا ہمیشہ روشن رہا- اور بڑی مخالفتوں کے طوفانوں میں اس کی استقامت نصیب کشتی کسی بھنور میں نہ پھنسی- وہ سخت صبر آزما زلازل میں بھی نہ صرف ثابت قدم رہا بلکہ یہ سب اس کے لئے جرس کارواں ثابت ہوئے- مجھے 1944ء میں مرحوم سے تعارف حاصل ہوا تھا اور پھر مجھے انہیں بہت قریب سے دیکھنے کی سعادت عطا ہوئی- میں نے ان میں محبت اور وفا اور استقامت اور استقلال کے وہ جوہر دیکھے جو نایاب نہیں تو اس دور میں کمیاب ضرور ہیں- اس پر یہ خالق ارض وسما کا احسان عظیم کہ اسے وہ والدین عطا ہوئے جنہیں ''رفاقت'' کے تعلق نے گوہر آبدار بنا دیا تھا-

یہ بچپن کی تربیت اور والدین کا عمدہ نمونہ ثاقب بھائی کا قبلہ راست کرنے اور پھر ساری عمر راست رکھنے میں بیحد ممد ثابت ہوا- ان کے والد محترم نے 1905ء میں ایک دست حق پرست پر ہاتھ رکھ کر اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں تج دینے کا عزم کیا تھا- اور ان کی والدہ محترمہ جو اندازاً 10 سال قبل اللہ کے حضور حاضر ہو چکی ہیں ان کی زندگی کے ایک واقعہ کا علم مجھے ثاقب بھائی سے ہوا تھا- وہ بیمار پڑ گئیں ان کے اور ہمارے آقا سات سمندر پار بیٹھے تھے- تار کے ذریعے درخواست دعا برائے صحت بھجوانے کی کوشش کامیاب نہ ہوئی- ادھر مرحومہ کا اصرار کہ اس کریم ابن کریم کو کسی طرح اطلاع کرو- آج کی برقی ایجادات کی سہولتیں بھی دستیاب نہ تھیں- یوں بھی میرا تجربہ ہے کہ بعض دفعہ الٰہی تصرف ایسا ہوتا ہے کہ سارے ذرائع ناکام ہو جاتے ہیں بہر حال حضرت صاحب کو اطلاع بھجوانے میں کسی طرح کامیابی نہ ہوئی ادھر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ الٰہی لاسلکی کے ذریعہ سے سیدنا طاہر و مطہر کو اماں جی کی علالت کی اطلاع ہو گئی اور ادھر سے ثاقب صاحب کو غالباً تار کے ذریعہ حضرت صاحب کا ارشاد موصول ہوا کہ آپ کی والدہ صاحبہ کی علالت کا علم ہوا ہے دعا کر رہا ہوں- پھر قربان جاؤں اس شافی مطلق کے کہ ادھر یہ برقی پیغام جاں نثار اور وفا شعار بیٹے کو پہنچا ادھر ان کی اماں جان کو شفا عطا ہوئی-

مہ و سال تو یاد نہیں اتنا یاد ہے کہ برادرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب زندہ تھے- انہیں جب اس اعجاز مسیحائی کا علم ہوا تو میرے ہاتھ ایک بند لفافہ جس میں معقول نذرانہ کی رقم اور درخواست دعا تھی اور جو ثاقب صاحب کی والدہ صاحبہ کے نام تھا ارسال فرمایا- اور پھر زندگی بھر یہ ان کا معمول رہا- وہ بھی نہایت کم گو اور نہاں درنہاں شخصیت تھے- میرے استفسار پر اتنا اظہار کیا کہ وہ بہت خدا رسیدہ خاتون تھیں- جن کی بیماری کی خبر سیدنا امام وقت کو خود اللہ تعالیٰ نے کر دی- میری یہ مجبوری کہ یہ جملہ معترضہ بیچ میں آ گیا مگر دو بلکہ تین برگزیدہ روحوں کی سچی کہانی تھی جو نوک قلم پر آ گئی-

عرض یہ کر رہا تھا کہ ایسی خدا ترس بلکہ خدا رسیدہ ماں کی آغوش میں پلنے والے اور اس کی بانہوں میں جھولنے والے اور اس کے ہونٹوں سے لوریاں سننے والے اور ایسے ماں باپ کی دعاؤں سے پروان چڑھنے والے خاص مقصد کی تکمیل کے لئے قوم میں ابھارے جاتے ہیں- یہ روز روز پیدا نہیں ہوتے ایسے دیدہ وروں کے لئے لاکھوں دعاؤں اور ہزاروں آہوں کی ضرورت ہوتی ہے- تب ایسے لوگ وجود میں آتے ہیں- جن کی فکر سے دماغ جلا پاتے ہیں اور ان کے عمل سے معاشرے رنگین بنتے ہیں-

یہ تو بچپن سے لڑکپن کا زمانہ تھا جس میں یہ پودا اگایا گیا- وہ مٹی بہت زرخیز تھی اور اس میں ''نم'' بھی موجود تھا پھر نوجوانی آئی- ابھی سن صرف 22/23 سال کا ہی تھا کہ ''شاہ نامہ اسلام'' کی طرز پر ''دور خسروی'' کے نام سے ''منظوم تاریخ دور ثانی'' تحریر کی- میں اس کے محاسن کو شمار کرنے کا یہاں ارادہ نہیں رکھتا صرف ''دور خسروی'' کے ''انتساب'' پر میری نگہ ہے جو کچھ یوں ہے- ''اس پر شکوہ و اولوالعزم (حضرت مصلح موعود) کے نام جس نے میرے تخیل کے راہوار کو دین کی طرف موڑا اگر قبول افتد زہے عز و شرف'' گویا اٹھتی جوانی میں اسے استاد بنایا جس کی مبارک پیدائش سے بھی تین سال قبل 52 صفات پر مشتمل خوشخبری اس کے والد معظم کو عطا ہوئی تھی- اور ثاقب نے اپنی زندگی کے ہر سفر اور ہر جادہ اور ہر پروگرام کے لئے اپنے قلب و ذہن اور اپنی جان عزیز کی باگیں اس شہ سوار کے ہاتھوں میں دے دیں جس کی راہ حق کی طرف راہنمائی اور راہبری اور راست روی کی ضمانت خود خدائے علیم و خبیر نے دی تھی- ہاں وہی جس کے بارہ میں عرش سے آواز آئی تھی کہ ''وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا'' اور ''دل کا حلیم'' اور وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا''- اور ایک ثاقب ہی نہیں ''قومیں اس سے برکت پائیں گی''

پس تاریخ شاہد ہے کہ اس بے نظیر شہسوار نے ساری عمر اس اپنے خادم کی باگوں کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور صحیح خطوط پر ایسی راہنمائی کی جو ''سخت ذہین و فہیم'' کے ہاتھوں سے ہی ممکن تھی- اور پھر یہ غلام ساری عمر اپنے آقا کے گن گاتا رہا کبھی وہ کہتا ہے۔

تجھ کو مولیٰ نے کیا عطر رضا سے ممسوح
یہ مہک گلشن عالم میں بسا دے ساقی
اپنے ثاقب کو جو احساس کی دولت بخشی
تجھ کو اس لطف کی اللہ جزا دے ساقی

کبھی اپنے آپ کے لئے گدائے در محمود کا لقب طلب کرتے ہوئے یوں ملتجی ہے

میں خوش ہوں مجھکو ملی ہے گدائی محمود
کچھ اور میرے لئے دوست! اہتمام نہ کر
مٹے بغیر دریاو تک رسائی ہو
یہ بات جھوٹ ہے ثاقب خیال خام نہ کر

ثاقب صاحب سے پہلی شناسائی کالج کے گراؤنڈ میں ہوئی جہاں گویا ایک فرشی نشست برپا ہو گئی تھی- ہمارے پرنسپل صاحب میر محفل تھے اور ثاقب صاحب اپنے اشعار سنا رہے تھے- جون 1947ء تک کل تین سال تک میرا قیام قادیان میں رہا اور یہی تین سال کا عرصہ میرا حاصل حیات ہیں جو میں نے مسیح موعود کی بستی میں گزارے- جہاں کی فضاؤں میں ایک عجیب سا روحانی کیف بسا ہوا تھا- عمر کے باقی مہ و سال تو بس کٹ گئے جن کا نہ حساب رکھنا ضروری ہے نہ احوال بتانا کچھ مفید- بچپن اور لڑکپن تو پہلے گزر چکا تھا- اس کے بعد (تقسیم ملک کے بعد) زائد از نصف صدی کا عرصہ ہم نے گنوا دیا- کچھ سال حصول رزق کا حصہ بنے کچھ کالے حروف پڑھنے میں کھپ گئے کچھ فضول باتوں کی نذر ہو گئے- کچھ عرصہ عمر سو کر گزار دیا- ہاں کچھ وقت صحبت یاراں میں بھی گزرا- خصوصاً ہر سال کے آخر میں تین دن ہم ایک للہی محفل میں گزارتے- اب قریباً 20 سال سے یہ دولت بھی چھن چکی ہے المختصر تین سال اول اور پھر چند دن ہر سال دسمبر کے آخری عشرے کے- متذکرہ بالا محفلوں کے یہی وہ مختصر حصہ عمر طویل ہے جس کی مہک روح میں رچی ہوئی ہے- جن کی یاد سے ٹوٹا ہوا دل بھی بہلاتا ہوں اور جن کے تصور سے لطف اٹھاتا ہوں- کاش کوئی ایسی ایجاد ہوتی جو اس روحانی کیف کو اس وجدان اور روح پرور مناظر کا صحیح صحیح عکس اتار لیتی اور پسر موعود اور دیگر اہل اللہ کے اقوال کو ریکارڈ کر لیتی- یا کوئی ایسا ترجمان حقیقت بیان ہوتا جو حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی طرح تصویر کشی کرتا جیسے انہوں نے جلسہ مذاہب عالم میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے بیان کی کی تھی-

''لاہور'' اپنی اشاعت کے پچاس برس پورے کر چکا ہے- اس دوران اس موقر جریدہ کو بند کر دینے کے لئے اہل اقتدار نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا- اشتہارات کی بندش ''شاعر لاہور'' حضرت ثاقب صاحب جو مشاعروں کے روح رواں اور پسندیدہ اور محبوب شاعر تھے ان کے لئے ریڈیو اور ٹی وی پر شعر کہنے کی مناہی کر دی- ستم بالائے ستم یہ کہ ایک طویل عرصہ تک ''لاہور'' کے بنڈل گندے نالے میں پھینک دیئے جاتے رہے اور یہ سب بالائی احکام کے تحت ہوتا رہا- میری رائے میں ایسی قبیح اور کمینہ حرکت حکومت کا صاحب اقتدار تو کیا اخلاقی سطح سے کوئی گرا ہوا شخص بھی نہیں کر سکتا- یہ سب کچھ ہوا مگر مدیر لاہور کا ابتدائی استاد اور معلم اور شہسوار جس کے مقدس ہاتھوں میں اس نے نوجوانی میں اپنے عقل و فکر کی باگیں تھما دی تھیں وہ تو ایسا اولوالعزم تھا کہ یہ سارا دور اس کی مثال پیش کرنے سے یکسر قاصر ہے- اور پھر جمال ہمنشیں در من اثر کرد کے قول صادق کے مطابق یہ شاگرد خاص بھی اسی کے مس سے کندن ہو گیا تھا- سوچتا ہوں کہ اس کے والد ماجد حضرت مولوی حکیم اللہ بخش صاحب نے اپنے اس نوخیز اور ہونہار بیٹے کے کان میں پھونک دیا ہوگا کہ دیکھ میرے نور نظر اوکھلی میں سر دیا ہے تو پھر ڈر کاہے کا- اور سن میرے اور تیرے اس دور کے ہادی و مہدی کا یہ نعرہ مستانہ- کہ یہ ہمارے لئے بھی راہ ہدیٰ کا تعین کرتا ہے اسے نہ بھولنا اور وہ یہ ہے-

سخت جاں ہیں ہم کسی کے بغض کی پرواہ نہیں
دل قوی رکھتے ہیں ہم دردوں کی ہے ہم کو سہار

یہ عاجز عرض کرتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک جو عہد بیعت کرتا ہے اسے اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرنا ہوگا- کسی کو کم کسی کو زیادہ- مگر یہ پھولوں کی سیج نہیں ہے اس کٹھالی میں پڑنے سے تکالیف آئیں گی مگر ثابت قدم رہنا ہوگا- اللہ اس کی توفیق بخشے اور قدم نہ لڑکھڑائیں اور ہم ثابت قدمی دکھائیں- جیسے میرے مرحوم بھائی ثاقب نے دکھائی تو اللہ کے حضور اجر عظیم کے مستحق ٹھہریں گے- وہ کسی کی قربانی کو بغیر پھل کے نہیں رہنے دیتا-

''لاہور'' اور مدیر ''لاہور'' کا ایک ہی ''جرم'' تھا اور وہ بہت بڑا ''جرم'' تھا وہ کیا تھا خود حضرت ثاقب

صاحب کی زبان فیض ترجمان سے ہی سنیں۔

میں فدائے دین ہدیٰ بھی ہوں در مصطفےٰ کا گدا بھی ہوں
مری فرد جرم میں درج ہو مرے سر پہ ہے یہ گناہ بھی

اور اس کی پاداش میں اخباروں کے کاغذات کے کوٹہ میں تکلیف دہ بندش۔ اشتہارات بند۔ ادیبوں اور شاعروں کی مجالس میں بلائے جانے پر پابندی۔ ریڈیو اور ٹی وی کے دروازے آپ کے لئے مقفل۔ پھر اسی پر بس نہیں آئے دن جواب طلبیاں۔ تعزیری نوٹس۔ پھر سنگین مقدمات کا قیام۔ غرض کوئی بھی تیر حکومت کے ترکش میں نہ تھا جو اس مردِ قلندر اور بندۂ بے نوا پر نہ چلایا گیا۔ مگر وہ مسلسل حق بات کہتا رہا اور کسی جابر سلطان کے آگے نہ جھکا بلکہ کھلم کھلا چیلنج دیا کہ ؎

قدم شہادت گہ محبت میں ہم نے رکھا ہے مسکرا کر
ہمارے سینے کھلے ہوئے ہیں کہاں ہیں تیر آزمانے والے

پھر ایسے اللہ کے بندوں کو جنہیں اللہ ہی کی راہ میں جور و ستم کا نشانہ بنایا جاتا ہو۔ صبر اور طاقت اور سہارا اور قناعت بھی آسمان سے عطا ہوتی ہے۔ کبھی ان کے منہ پر ایسا حرف شکایت نہ آیا جس سے دور کا اشارہ بھی ملے کہ لاہور کو مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ کبھی ایک بار بھی نہیں۔ اللہ کی رزاقیت پر ہی انہیں یقین تھا اور بندوں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے گریز۔ وہ خود بھی اسی پر عامل تھے اور اسی کی تلقین ہر کسی کو کرتے تھے کہ

تمہارے شیشہ غیرت کو جس سے ٹھیس لگے
ہزار تشنہ لبی ہو مگر وہ جام نہ لو

## بہترین شاعر اور اس کا بے مثل ترنم

ہم کہ ابتداء ہی سے راگ بھیریں وغیرہ اور قوالوں کی قوالی اور دیگر مترنم آوازوں سے الرجک تھے۔ جب اس بے بدل شاعر کو سنا تو ہم تو مکمل طور پر بے اختیار ہو کر اس کی کمال نغمگی کے شیدا ہو گئے جس میں ایسا سوز تھا جس کی مثال دینے سے یا تشبیہ بیان کرنے سے میں تو یکسر قاصر ہوں۔ نہ میری قلم میں طاقت ہے نہ زبان میں۔ ان کی نغمگی منفرد تھی۔ سامعین کی نگاہوں کا مرکز بنے رہتے تھے۔ ماہ دسمبر کے آخری عشرہ میں ہم ان کا کلام سننے کے لئے ساعتوں کو خوب تیار کیا کرتے تھے۔ جونہی مطلع پڑھتے ہم مست اور بے خود ہو جاتے تھے۔

قرآن کریم کی سورۃ شعراء میں جہاں الا الذین سے استثناء شروع ہوتا ہے وہ صدفی صد اس پر پورے اترتے تھے۔ دل سے جو آواز نکلتی ہے دل پہ ہی اترتی ہے۔ یوں تو ان کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں مگر اکثر نظمیں ان کی ہی زبانی سنی ہیں۔ مرکزی خیال ان کی شاعری کا مدح رسول مکی و مدنی ﷺ تھا۔ کلام جہاں سے پڑھیں طائر کی نظر اپنے گھونسلے پر ہی ہوتی ہے۔ پھر پھرا کر نعت رسول مقبول ﷺ ہی ان کے کلام کا معراج ہوتا ہے۔

پھر ایک اور خاص بات ان کے کلام میں ایسی ہے کہ شاید اس خصوصیت میں اور کوئی ان کا ہم پلہ نہ ہو۔ کہ ہر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو نظم پڑھتے تھے وہ اس سال کی مکمل روئداد ہوتی تھی میرے اس دعوے کی وضاحت اگر بیان کی جائے تو مثلاً 74ء سے ہی شروع کریں تو ہر سال کے حالات کا خلاصہ اور اس کے مطابق اشعار پیش کرنے پڑیں گے۔ جو ظاہر ہے بموجب طوالت ہوگا۔ مرحوم ثاقب صاحب منظوم تاریخ لکھتے رہے۔ گو کیفیت اور کمیت کا فرق ہونا لازم تھا اور ہے۔

## ثاقب زیروی پر فوجداری مقدمہ اور وارنٹ گرفتاری کا اجراء

سال اور مہینہ تو یاد نہیں 1974ء کے واقعات کے متعلق مرحوم "روزنامچہ" شائع کرتے تھے۔ اس میں سرگودھا میں مظالم کا بھی ذکر کیا۔ ایک صاحب نے علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں استغاثہ مدیر لاہور اور پبلشر پر دائر کر دیا۔ اور پھر یوں ہوا کہ انہیں کوئی نوٹس وغیرہ نہ ملا اور وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے اور پھر بلا ضمانت ہمیں جب اس کا علم ہوا تو برادرم محترم حافظ مسعود احمد صاحب اور میں علاقہ مجسٹریٹ کے پاس گئے اور انہیں بتایا کہ عمداً ان کی اطلاع یابی نہیں کرائی گئی اور بلا ضمانت وارنٹ آپ کی عدالت سے جاری ہو گئے ہیں۔ ہم تاریخ مقررہ سے پہلے ہی ملزمان پیش کر دیتے ہیں آپ ان کی ضمانت لے لیں مگر وہ بھلا اتنی طاقت کہاں سے لاتے۔ آخر مقررہ تاریخ کا دن آ گیا۔ دونوں ملزمان ربوہ پہنچے۔ اول حضرت سیدنا ناصر الدین سے واقعات اور خطرات عرض کئے۔ فرمایا "رات یہیں رہیں کل مجھے مل کر جانا"۔

رات اللہ کے چنیدہ بندے نے عزیز و قدیر کے حضور زاری کی اور بشارت مل گئی۔ صبح جب حسب ارشاد آپ سے ملنے گئے تو فرمایا جاؤ "بے فکر رہنا کچھ بھی نہیں ہوگا"۔ آگے سرگودھا میں جو کچھ ہوا اسے فوق العقل اعجاز مسیحائی سے کمتر کوئی نام دیا ہی نہیں جا سکتا۔

مجسٹریٹ صاحب جو ایک "راجہ" صاحب تھے ہم ان کے رویے سے ڈرے ہوئے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ ان کا سرگودھا میں قیام جہاں ان کے سسرال کا گھر ہے مدعیان کی عنایات کا مرہون منت ہے۔ مستغیث فریق بھی جتھہ لے کر آئے ہوئے تھے۔ ہمیں یقین تھا کہ راجہ صاحب "نام کے راجہ" ہیں یہ جرات نہیں کریں گے کہ ضمانت لے لیں۔ پھر بھی فردات لے کر میرے بیٹے اور میں علاوہ وکالت کی تصدیق کے اپنی نمبرداری کی سند بھی ہمراہ لائے تھے کیونکہ عدالت سے ہر قسم کی بے انصافی کا خطرہ تھا وہی حال جیسا شاعر نے کہا ہے ؎

تمہارا شہر تمہیں مدعی تمہی منصف
ہمیں خبر تھی ہمارا قصور نکلے گا

ادھر اس تصور سے ہی دل بیٹھے جا رہا تھا کہ م۔ش صاحب جیسا مسلم لیگی بزرگ اور ثاقب صاحب جیسے بزرگ عدیم المثال ادیب اور شاعر کو جیل بھیج دیا جائے۔ وہ دور بہت ہی ناتوانی اور نارسائی کا تھا۔ لیکن

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے ؏

اللہ درجات بلند کرے برادرم ملک محمد اقبال صاحب سینئر ایڈووکیٹ اور مسلم لیگ کے گولڈ میڈلسٹ کے جنہوں نے جب ان دونوں ملزمان کو احاطہ عدالت میں دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیوں آئے ہیں۔ ان کی خدمت میں میں نے تفصیل بیان کی تو (وہ خود وکالت چھوڑ چکے تھے یونہی ہماری تربیت کے لئے بار روم میں آیا کرتے تھے۔) اسی وقت مستغیث کو بلا کر کہا تمہیں شرم نہیں آئی کہ دو پرانے مسلم لیگیوں اور اس بے نظیر نعت گو کے خلاف مقدمہ کر دیا ہے۔ اگر احمدیوں پر مقدمہ کرنا زیادہ ضروری سمجھتے ہو تو جاؤ عبدالسمیع نون پر مقدمہ کر لو۔ مگر میرا یہ حکم ہے کہ م ش صاحب اور ثاقب صاحب کے خلاف ابھی مقدمہ واپس لو۔ اور پھر دفتر ڈسٹرکٹ کونسل میں مجسٹریٹ مذکور کی کچہری میں خود ساتھ گئے اور مقدمہ اسی وقت دم نقد خارج کروا کر پانچ منٹ میں واپس بار روم میں آئے وہیں چائے کا دور چلا اور پھر ثاقب بھائی سے وکلاء نے نعتیں سنیں۔ اور یہ دونوں ملزمان پہلی پیشی پر ہی بصد ادب و احترام بری ہو کر واپس روانہ ہوئے۔ اس کے بعد میرا ٹاکرہ ایک مقام پر م ش صاحب سے ہوا تو کہنے لگے نون صاحب آپ کی احتیاط کی انتہا کہ نمبرداری کی سند بھی ساتھ اٹھا لائے تھے نہ بھولی ہے نہ بھولے گی۔

اس ابتلاء کے موقع پر خادم نے دعا کی ہو گی اور مخدوم نے بھی مناجات کی۔ کن الفاظ میں یہ تو اللہ علیم و مجیب ہی بہتر جانتا ہے مگر یہ شعر بھی اس کیفیت کا ہی بیان ہے ؎

میری نیستی کا عالم تیرے "کن" کا منتظر ہے
میرے مہرباں دکھا دے "فیکون" کا نظارہ

## میرے ساتھ محبت و وفا کا سلوک

اب کچھ اس لطف و عنایت کا ذکر بھی کر دوں جو میرے ساتھ 50 سال سے زائد عرصہ تک روا رکھا گیا۔ اس سلسلہ میں کچھ تو میرے ذاتی معاملات کا دخل ہے جن کا بیان کرنا ضروری نہیں کچھ تو حجاب و نقاب میں بھی رہنا چاہئے۔ میں انہیں ہمیشہ لکھا کرتا تھا کہ آپ "مجاہد" اور میں "قاعد" اور دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ دعا کے لئے اکثر لکھتا تھا بلا مبالغہ سینکڑوں خطوط لکھے ہوں گے اور ایک بھی ایسا نہیں جس کا جواب نہ آیا ہو۔ انہیں مخاطب کرتے ہوئے روحانی لذت محسوس ہوتی تھی اس لئے بعض دفعہ میں خط لکھتا تھا اور یہی حال ہوتا کہ ؎

خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو
ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے

کچھ سال ہوئے ایک روز بغیر کسی خط میں اپنی آمد کا ذکر کرنے کے ایک جمعہ کے روز کوئی 11 بجے کے قریب میرے گھر پر تشریف لائے میرے لئے یہ بڑی خوشی کا دن تھا۔ چائے نوشی کے بعد کھانے کے لئے جب کھانے کے کمرے میں گئے تو میں نے ان کی شیروانی اٹھا کر کھانے کے کمرے میں اس لئے رکھ دی کہ اس مرد درویش کے ملبوس سے کوئی ملازم یا ملازمہ کوئی رقم "تبرک" سمجھ کر نہ اچک لے۔ واپس بیٹھنے کے کمرے میں آئے تو میں شیروانی ساتھ اٹھا لایا۔ اور پھر ہم سبھی نماز جمعہ کے لئے چلے گئے اور وہاں سے ہی ثاقب بھائی اور ان کا ایک صاحبزادہ اور ایک اور دوست جو ساتھ تھے عازم لاہور ہوئے۔ لاہور جا کر خط لکھا کہ میرے بیٹے کو حیرت ہوئی کہ چچا یعنی یہ خاکسار شیروانی اٹھائے پھرتا رہا اور پھر لکھا کہ میں نے اسے سمجھایا کہ وہ آپ کی تربیت خاموشی سے کر رہے تھے کہ مجھ ایسے "غریب" آدمی کی شیروانی اٹھانے میں انہیں کچھ باک نہیں حالانکہ اس میں کوئی خاص بات نہ تھی اور نہ میں نے ایسا کر کے ان پر کوئی احسان کیا تھا۔

اس کے بعد حلال پور میرے گاؤں آنے کے عمر بھر خواہش مند رہے مگر افسوس کہ بیماری اور پھر موت نے انہیں مہلت نہ دی اور ہماری یہ خواہش پوری نہ ہوئی۔

جب حکمران وقت پر زوال آیا مسند حکومت سے ہٹا دیئے گئے اور پھر مقدمہ قتل میں گرفتار ہو گئے تو اس عبرتناک صورت حال پر ایک دائمی اثر رکھنے والی نظم ثاقب صاحب نے لکھی تھی۔ اور پھر جلسہ سالانہ کے موقع پر پڑھی تھی جس کا ایک شعر تھا ؎

آندھی کی طرح جو اٹھے تھے اب گرد کی صورت بیٹھے ہیں
ہے میری نگاہوں میں ثاقب انجام بلند ایوانوں کا

برادرم بزرگ ملک محمد اقبال صاحب سینئر ایڈووکیٹ کو مسلم لیگ کے اولین خدام میں شمولیت کا شرف حاصل ہونے پر گولڈ میڈل بھی دیا گیا تھا ساری عمر انہوں نے مسلم لیگ کے ساتھ اپنا تعلق استوار رکھا۔ اس نظم کا شہرہ سن کر مجھے ارشاد فرمایا ٹیپ ریکارڈر اور یہ ریکارڈ شدہ نظم بار روم میں لاؤ ہم سب سنیں گے۔ چنانچہ میں نے تعمیل کی۔ وہ اور دیگر معزز سینئر وکلاء بے حد محظوظ ہوئے ان دنوں مسلم لیگی حضرات کسی انتخابی مہم کے سلسلے میں جا بجا اجلاس منعقد کر رہے تھے اور چونکہ ملک محمد اقبال صاحب بانی پاکستان کے معاون رہے تھے اس لئے انہیں بھی خطاب کرنے کے لئے مدعو کیا جاتا تھا۔ انہوں نے میری موجودگی میں اپنے ساتھیوں کو بار روم میں طلب فرما کر ایک نہایت ہی عمدہ اور دلچسپ تجویز مسلم لیگ کے جلسوں کی کامیابی کے لئے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ جلسوں کا اعلان کیا کرو۔ کسی سے تلاوت کروانے کے بعد ثاقب صاحب کی اس نظم کی ٹیپ چلا کر حاضرین کو سنا کر جلسے کے اختتام کا اعلان کر دیا کرنا۔ جو تم نے گھنٹوں میں بیان کرنا ہے وہ تمہاری تقریروں سے زیادہ عمدگی کے ساتھ چند منٹوں میں ثاقب صاحب کی زبان سے یہ نظم بیان کر دے گی۔

ثاقب بھائی دربار خلافت کا ایسا موسیقار تھا جس کی مثال ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ ثاقب صاحب جیسے انسان کا دستیاب ہونا سہل نہیں ہوتا۔ اس کے لئے فلک کو برسوں گردش کرنی پڑتی ہے آسمان کہیں خاک چھان کر انہیں ڈھونڈھتا ہے۔

سیدنا حضرت حکیم مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول کی وفات کے چار سال بعد ثاقب صاحب کی ولادت ہوئی۔ مگر وہ نور دین اعظم بھی یگانہ روزگار تھا۔ توحید پرست، متوکل علی اللہ اور عاشق قرآن۔ اس کے حالات پڑھ کر یہ شاعر بھی اس پر فریفتہ ہو گیا اور یوں گویا ہوا ؎

قابل صد ناز ہے ثاقب یہ بھیرے کی زمین
جس میں چمکا نوردیں سا بے بہا رنگیں نگیں

باقی صفحہ 6 پر

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

# تخلیق کائنات میں آٹومیٹک نظام

خدا تعالیٰ ہمیں آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے بارے میں غور کرنے کا ارشاد فرماتا ہے۔ اسلئے کہ اس کے نتیجہ میں حیرت انگیز باتیں ہمارے سامنے آتی اور ہمارے ایمان میں اضافہ کا موجب بنتی ہیں۔ قدم قدم پر اس وسیع وعریض کائنات میں پھیلی ہوئی مادہ اور توانائی کی باہم مربوط شکلیں، زمین پر موجود حیواناتی اور نباتاتی زندگی کا ایک دوسرے پر انحصار۔ ہمارے تصور سے ماورا فاصلوں کی وسعت اور اجسام کا سائز۔ مادے کے ذرات میں پنہاں بے پناہ توانائی اور رفتار۔ زندگی کو قائم ودائم رکھنے کا مختلف جہات سے خودکار نظام۔ ایسی ان گنت سچائیاں ہمارے اردگرد پھیلی پڑی ہیں کہ میرے جیسا کم علم اور کم فہم آدمی بھی سبحان اللہ، سبحان اللہ پکار اٹھتا ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی اور عظمت کا زندہ گواہ بنا جاتا ہے۔ اس لئے کہ ایسی عظیم الشان وسعتوں والی کائنات کا ایسا خودکار نظام خود بخود بن ہی نہیں سکتا جو بغیر بیرونی سہارے کے مختلف اجزاء کے ایک دوسرے کو قائم ودائم رکھنے کی حیرت انگیز صلاحیتوں کا حامل ہو۔ اتنی وسیع وعریض کائنات اور اتنے جامع نظام کو پیدا کرنے والی ہستی سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی ہو نہیں سکتی۔ جو اتنا عظیم ہے کہ اس کے ایک کن کہنے سے ایسی بے عیب کائنات لاانتہا مظاہر قدرت اور اٹل قوانین جو کبھی خطا نہیں کرسکتے کے ساتھ معرض وجود میں آگئی۔

## دو انتہائیں

اس کائنات میں پائی جانے والی دو انتہاؤں پر ذرا غور کریں۔ ایک طرف اتنی بڑی جسامت اور دوسری طرف اتنی چھوٹی۔ اس کائنات میں اتنے بڑے بڑے سورج موجود ہیں کہ ہمارے سورج جیسے لاکھوں ایک سورج کے اندر سما جائیں جب کہ ہمارے سورج کا سائز خود اتنا بڑا ہے کہ اس میں ہماری لاکھوں زمینیں سما جائیں۔ اتنی بڑی بڑی کہکشائیں اس کائنات میں پائی جاتی ہیں کہ ایک کہکشاں کا قطر یا چوڑائی اربوں نوری سال کی ہے۔ نوری سال کا پیمانہ اس لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ میلوں میں وہ فاصلہ بیان ہی نہیں ہوسکتا۔ روشنی ایک سیکنڈ میں 186282 میل فاصلہ طے کرتی ہے تو ایک سال میں کتنا فاصلہ طے کرے گی؟ 186282 x 60 = ایک منٹ۔ پھر 60x = ایک گھنٹہ۔ پھر 24x = ایک دن اور پھر 365x = ایک سال۔ یہ کتنی لمبی رقم بنے گی۔ تو یہ ہوا ایک نوری سال کا فاصلہ اور اس کو آگے اربوں کی رقم سے پھر ضرب دیں تو جو جواب آئے گا وہ ہوگا ایک کہکشاں کا قطر میلوں میں۔ تو یہ ہے ایک ایک جسم کی جسامت کا حال۔ اور ایسی کہکشاؤں کی تعداد کی بات کریں جن میں سے ایک ایک کہکشاں کے اندر ان گنت سورج موجود ہیں تو یہ کہکشائیں لاتعداد ہیں۔ اور ایک کہکشاں اور دوسری کہکشاں کے درمیان اگر فاصلہ کی بات کریں تو ایسا ہے جیسا کہ 5 ہزار میل چوڑے بحرالکاہل کے ایک سرے پر ایک جہاز کھڑا ہو اور دوسرے سرے پر دوسرا۔ تو ان جہازوں کے سائز کے مقابلہ میں ان کے درمیانی فاصلہ کا جو سائز ہوگا کچھ ایسی ہی نسبت ہے کائنات کے سورجوں اور کہکشاؤں کی ان کے درمیانی فاصلوں کے ساتھ۔ قصہ مختصر کائنات کی وسعتیں ذہن کو چکرا دینے والی ہیں۔ اور ابھی صرف اسی پر بس نہیں۔ خدا تعالیٰ کے کن کہنے سے یہ جو عظیم کائنات پیدا ہوئی ہے یہ ہر لحہ اس قدر تیزی سے پھیلتی جارہی ہے کہ اس قدر تیز رفتار کا ہم زمین پر بیٹھ کر تصور بھی نہیں کرسکتے۔ اور نت نئے سورج اور نت نئی کہکشائیں بنتی چلی جارہی ہیں۔ اس سے کائنات کی وسعت کا کچھ اور اندازہ ہو جائے گا کہ اتنے بڑے بڑے درمیانی فاصلوں والی اتنی بڑی بڑی کہکشائیں بنتی چلی جارہی ہیں اور اس عمل کا کوئی اختتام کوئی حد نہیں، گویا خدا تعالیٰ کا کن کہنا ازل سے ابد تک تخلیق کرتا چلا جارہا ہے۔ پہلے سورج اپنی مدت پوری کر چکنے کے بعد جو کوئی دس ارب سال ہے غبارے کی طرح دھماکہ سے پھٹ کر توانائی اور گیسوں کی شکل میں خلا میں بکھر جاتے ہیں۔ اس مواد کو Nebula کہا جاتا ہے جو اربوں نوری سال کے فاصلوں پر بکھرا پڑا ہے۔ جب کوئی بہت بڑا سورج ہمارے سورج سے اربوں گنا بڑا۔ اپنی گردش کے دوران اربوں سال کے بعد اس Nebula کے قریب سے گزرتا ہے یعنی کروڑوں میلوں کے فاصلہ سے تو اس کی کشش ثقل سے Nebula کے اس حصہ کا مواد بے انتہا دباؤ کے تحت ایک نئے سورج کا روپ دھار لیتا ہے اور یوں ایک خودکار نظام کے تحت پہلے سورج مرتے رہتے ہیں اور ان کے ملبہ سے دوسرے سورج جنم لیتے رہتے ہیں اور پھر لاتعداد نئے سورجوں سے ایک نئی کہکشاں وجود میں آجاتی ہے جو دوسری تمام کہکشاؤں کی طرح باہر کی طرف بے انتہا رفتار سے حرکت شروع کر دیتی ہے اور دو کہکشاؤں کے درمیان اس طرح پیدا ہونے والے خلا میں نئے سورج اور نئی کہکشاؤں کے بننے کا عمل جاری رہتا ہے۔ اور پھر ان سورجوں اور کہکشاؤں کی وسیع وعریض دنیا کے درمیان میں جگہ جگہ پرانے مرجانے والے سورجوں سے پیدا شدہ اتنے بڑے بڑے سائز کے بلیک ہول موجود ہیں جو ہمارے تصور سے ماورا اپنی کشش ثقل کے باعث ایسے بڑے بڑے اژدھا ہیں جو کہ کروڑوں میل کے فاصلہ سے گزرنے والے کسی بھی سورج کو اپنے منہ میں کھینچ کر ہڑپ کرجاتے ہیں اور جب وہ سورج اس گڑھے کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتا ہے تو اس عمل سے اس قدر توانائی اور روشنی پیدا ہوتی ہے کہ وہ بلیک ہول جو اپنی تاریکی کی وجہ سے خود نظر نہیں آتا۔ اس کے جلو میں اتنا روشن اور چمکدار Quasar جنم لیتا ہے کہ اس کی روشنی ہمارے سورج کی روشنی سے ہزاروں گنا زیادہ تیز اور چمکدار ہوتی ہے۔ تو جناب یہ ہے تصویر کے ایک رخ کی ادنیٰ سی جھلک یعنی خدا تعالیٰ کے ایک کن سے پیدا ہونے والی تخلیق کی وسعت۔ اب آیئے ذرا تصویر کے دوسرے رخ پر ایک نظر ڈالیں۔

## تصویر کا دوسرا رخ

اتنے بڑے بڑے سورج اور کہکشائیں جن بنیادی اینٹوں سے مل کر بنے ہیں انہیں ایٹم کہا جاتا ہے یعنی مادہ کا چھوٹے سے چھوٹا ذرہ۔ اتنا چھوٹا کہ ایک سوئی کی نوک پر ہزاروں کی تعداد میں رکھے جاسکیں۔ لیکن اس ایٹم کے اندر بھی ایک عجیب دنیا آباد ہے۔ وہ خدا تعالیٰ جس نے ایک کن سے اتنی وسعتوں والے ستارے پیدا کئے اس بات پر بھی قادر ہے کہ اتنا چھوٹا ذرہ جو کسی بھی خوردبین سے نظر نہ آسکے پیدا کر کے اس کے اندر سورج کی توانائی سے مشابہ توانائی کا ایک عظیم الشان سلسلہ پیدا فرما دے۔ ایٹم اتنی چھوٹی چیز ہے کہ اس کا تصور بھی ہمارے لئے محال ہے۔ یہ مادے کے فنا ہونے غائب ہو جانے کی آخری حد ہے کہ جس کے بعد اس کو مزید دو حصوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اس کے اندر درمیان میں ایک چھوٹا سا مرکز ہے جس میں پروٹان اور نیوٹران ایٹم کے اجزاء کے طور پر موجود ہیں۔ جو ایک سے لے کر مختلف عناصر کے حساب سے مختلف تعداد میں ایک گچھے کی صورت میں ایٹم کے درمیان میں واقع ہیں۔ ایٹم کے مقابلہ میں پروٹان اور نیوٹران کا سائز اتنا چھوٹا ہے کہ اگر ایک ایسی وسیع وعریض لان ٹینس کا کورٹ ہو جس کا قطر 4 میل کا ہو تو اس کے درمیان میں رکھے ہوئے ٹینس بال کی جو نسبت اس کورٹ کے سائز سے ہوگی وہ نسبت ایک پروٹان یا نیوٹران کی ایٹم کی جسامت سے ہے۔ اور صرف یہی نہیں۔ ایٹم کی اس مختصر ترین دنیا میں ایک تیسرا اجزو بھی موجود ہے جو اس کی تمام توانائی کا مرکز ہے اور وہ ہے الیکٹران جو پروٹان اور نیوٹران کے مقابلہ میں اس قدر چھوٹا ہے کہ ان میں سے ایک کے اندر کوئی ساڑھے اٹھارہ سو کے لگ بھگ الیکٹران سما جائیں۔ یہ الیکٹران ٹینس کے گیند کے مقابلہ میں 4 میل کے قطر کی راؤنڈ کی طرح ایٹم کے مرکزے کے باہر کی گراؤنڈ کی آخری لائنوں پر اس قدر تیزی سے گھوم رہے ہیں کہ ایک سیکنڈ کے ایک لاکھویں حصہ میں اربوں کی تعداد میں چکر لگاتے ہیں۔ گویا 4 میل قطر کے میدان کے مرکز میں پڑے ہوئے ایک ٹینس کے گیند اور باہر کی چاردیواری پر گردش کرنے والے ایک ذرے کے علاوہ سب میدان خالی پڑا ہے۔ یہ ہے ایک ایٹم کی دنیا۔ اور اس کائنات کی ہر چیز ان ایٹموں کے مجموعہ سے ہی بنی ہوئی ہے تو اندازہ کریں کہ کائنات کی کل اشیاء میں مادہ کتنا ہے اور اس کے بالمقابل خالی جگہ کا رقبہ کس قدر ہے! تو اس طرح جو نسبت ہے سورجوں اور کہکشاؤں کو ان کے درمیانی فاصلوں کے ساتھ وہی نسبت ہے ایٹم کے اندر موجود مادہ کی اس کے خلا کے ساتھ۔ حیرت در حیرت۔ کائنات کی سب سے بڑی چیز سورج اور کائنات کی سب سے چھوٹی چیز ایٹم اور دونوں کی بناوٹ عین ایک جیسی۔ ایٹم کے ان اندرونی ذرات کو آپ پھاڑ کر علیحدہ علیحدہ کردیں۔ توانائی کا ایک طوفان پھوٹ پڑے گا۔ یعنی وہی توانائی جو سورج میں ہے۔ اور ابھی ہم تخلیق کی سب سے چھوٹی اکائی پر نہیں پہنچے۔ ایٹم کے ذرے کے اندرونی اجزا پروٹون اور نیوٹران جو 4 میل کے قطر کے میدان میں ٹینس کا ایک گیند ہیں آگے خود مزید چھوٹے اجزا کا مجموعہ ہیں جنہیں Quarks کہا جاتا ہے اور ابھی اس سے آگے نہ جانے کیا کچھ ہے جہاں تک ہنوز سائنسدان نہیں پہنچ سکے کیونکہ انسان صرف اسی حد تک علم کا احاطہ کرسکتا ہے جس حد تک خدا تعالیٰ اسے عطا فرما دے اور بس۔ تو مادہ چھوٹے سے چھوٹے اجزا میں تقسیم ہوتا ہوا بالآخر اپنا وجود کھو بیٹھتا ہے اور توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے جیسا کہ ایٹمی توانائی کے لئے Fission کے عمل سے ایٹم دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے اور تھرمونیوکلیئر توانائی کے لئے Fusion کے عمل سے دو ایٹم باہم مل کر ایک ایٹم میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ان دونوں قسم کے عمل میں مادہ کا کچھ حصہ فنا ہو کر توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ کچھ اسی قسم کا عمل سورج کے پھٹ کر Nebula کی صورت میں بکھر جانے اور Nebula کے مواد کا دباؤ کے تحت سورج کی شکل اختیار کر جانے پر منتج ہوتا ہے۔ یا سورج میں موجود ہائیڈروجن کے مادہ سے الفا اور بیٹا Alpha and Beta کے پارٹیکلز کا پیدا ہونا اور گاما شعاعوں کی صورت میں توانائی کا اخراج مادہ اور توانائی کی انتہائی قریب شکلیں ہیں۔ خود مادہ کی شکل میں بیٹا پارٹیکلز الفا پارٹیکلز کے مقابلہ میں دو ہزار گنا چھوٹے سائز کے ہیں۔ تو گویا اس طرح کائنات میں موجود مادہ اور توانائی کا نظام کچھ اس طرح پر واقع ہے کہ دونوں ایک دوسرے کو باہم سہارا دے کر قائم رکھنے اور فنا ہو جانے کی صورت میں دوبارہ پیدا ہو جانے کے آٹومیٹک نظام میں باہم مربوط ہیں۔ اور یہی مربوط اور آٹومیٹک نظام ہمیں حیوانات اور نباتات کی دنیا میں بھی نظر آتا ہے۔

## خودکار نظام کے جلوے

اگر دنیا سے نباتات ختم کر دی جائے تو تمام حیوانات خودبخود ختم ہو جائیں گے۔ وہ آکسیجن جس کے بغیر ہم چند منٹ زندہ نہیں رہ سکتے وہ نباتات سے ہی ہمیں حاصل ہوتی ہے۔ پودے سارا دن وہ کاربن ڈائی آکسائیڈ جو ہم اپنے سانس کے ذریعہ زہر کی طرح جسم سے باہر خارج کرتے ہیں اپنے اندر جذب کر کے آکسیجن باہر خارج کرتے ہیں۔ گویا ہم پودوں کے بغیر اور پودے ہمارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ اکثر حیوانات نباتات سے خوراک حاصل کرتے ہیں لہٰذا ہوا کے ساتھ ساتھ غذا کے لئے بھی ہم نباتات کے محتاج ہیں۔ جو جانور نباتات نہیں کھاتے وہ ان جانوروں کو کھاتے ہیں جو نباتات سے غذا حاصل کرتے ہیں اس لئے اگر

نباتات نہ ہو تو نہ وہ جانور زندہ رہ سکیں جو نباتات پر گزارہ کرتے ہیں اور نتیجۃً نہ وہ جانور جو ان سبزہ خور جانوروں کو کھا کر زندہ رہتے ہیں۔ جس طرح پودے جانوروں کو خوراک مہیا کرتے ہیں اسی طرح جانور بھی پودوں کی زندگی کی ضمانت ہیں۔ پروانے اور پرندے نر اور مادہ درختوں کے Pollen کو ملانے کا کام سرانجام دیتے ہیں جن سے درختوں کو پھل لگتا اور نسل آگے چلتی ہے۔ حیوانات کا فضلہ کھاد کے طور پر نباتات کے کام آتا ہے۔ انسان خود پودوں اور فصلوں کی کاشت کرتا ہے۔ زمین کے اندر رہنے والے کیڑے مکوڑے جڑوں کے قریب زمین کو نرم کر کے پودوں کے لئے خوراک اور پانی کی فراہمی آسان بنا دیتے ہیں۔ گویا حیوانات اور نباتات کا نظام زندگی ایسا باہم مربوط اور خودکار نظام ہے کہ مشینری کا ایک پرزہ خود بخود دوسرے پرزہ سے توانائی حاصل کرتا ہے اور اسے توانائی فراہم کرتا چلا جاتا ہے۔

اسی طرح پر زمین پر پانی کی فراہمی اور موسموں کا سائیکل بھی ایک خودکار نظام کے تحت نہایت احسن طور پر چلتا چلا جا رہا ہے۔ زمین پر پائے جانے والے کل پانی کا 97 فیصد تو کھاری اور کڑوا سمندری پانی ہے جو ہمارے لئے کسی کام کا نہیں ہے۔ دو فیصد پانی پہاڑوں اور قطبین پر جمی ہوئی برف اور گلیشیرز کی صورت میں ہماری پہنچ سے باہر ہے۔ صرف ایک فیصد پانی ہمارے پینے کے پانی کے طور پر مہیا ہے اور اس میں سے بھی بہت سا زیر زمین ہے۔ یہ پانی اتنا کم ہے کہ زمین پر موجود تمام نباتات اور حیوانات کی ضروریات پوری نہیں کر سکتا۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے میٹھا پانی نئے سرے سے پیدا ہونے کا ایسا شاندار نظام پیدا کر دیا ہے کہ دل عش عش کر اٹھتا ہے وہی سمندر جن کا کڑوا پانی ہمارے لئے بے کار ہے۔ انہیں خدا تعالیٰ نے میٹھا پانی بنانے کی فیکٹریوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ سورج کی کرنوں اور ہوا کے چلنے سے سمندروں کا پانی بخارات بن کر اڑتا ہے اور جب وہ چار پانچ میل کی بلندی پر پہنچتے ہیں تو فضا کی ٹھنڈک انہیں پانی کے قطروں میں تبدیل کر دیتی ہے جو بارش کی صورت میں زمین پر آ جاتا ہے۔ یعنی کڑوے پانی سے میٹھا پانی بن کر ہمیں مل جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ گرمی اور حبس کی وجہ سے جو ہم ہلکان ہو رہے تھے ہر طرف خنکی اور ٹھنڈک ہو جاتی ہے۔ گرد و غبار ڈھل کر ہوا صاف ہو جاتی ہے۔ درخت اور سبزہ دھویا جاتا ہے اور ہر طرف تازگی پھیل جاتی ہے گویا گرمی سے پانی کا بخارات میں تبدیل ہو کر اڑنا اور فضا میں موجود ٹھنڈک سے واپس پانی میں تبدیل ہونے کا سائیکل بھی کتنا زبردست ہے۔ جتنی زیادہ گرمی۔ اتنے زیادہ بخارات اور اتنی زیادہ بارش۔ اور یہ تازہ میٹھا پانی حیوانات اور نباتات کو زندگی بخشتا ہوا پھر مختلف ذرائع سے واپس سمندر میں جا پہنچتا ہے اور اس طرح ان فیکٹریوں کا پانی بھی کم نہیں ہونے پاتا۔ ازل سے ابد تک یہ سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے۔ جس طرح آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کا چکر خدا تعالیٰ کے کن کے نتیجہ میں بنی ہوئی ہوا بار بار ادل بدل ہو کر زندگی کی ساری ضروریات کو پورا کرتی چلی جاتی ہے۔ اسی طرح ایک ہی دفعہ بنا ہوا پانی اپنے سائیکل میں چلتا ہوا ہر قسم کی ضروریات کیلئے کافی ہے۔ یہ ہے خدا تعالیٰ کی تخلیق کا آٹومیٹک نظام۔

بقیہ صفحہ 4

اب سیدنا حضرت مصلح موعود کے 1965ء میں اللہ کے حضور حاضر ہو جانے کے منظر کی دلفگار یاد دلانے والے کو آنکھیں تلاش کریں گی۔ ساری دنیا سے نرالے اور انوکھے لحن میں اس کے لافانی شعر کو اس کی زبان سے سننے کو ہمارے کان ترسیں گے مگر پا نہ سکیں گے۔

دن ڈھل گیا تو درد نصیبوں کا قافلہ
کاندھے پر آفتاب اٹھائے ہوئے چلا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات کے بعد اکتوبر 1982ء میں جلسہ انصار اللہ کے اختتامی اجلاس میں جو زیر صدارت حضرت خلیفہ رابع ایدہ اللہ منعقد ہوا۔ فرشی نشست تھی۔ حضرت صاحب کی شیریں آواز بھی محفوظ ہے جب فرمایا کہ "اب مکرم محترم ثاقب زیروی صاحب اپنا تازہ کلام سنائیں گے ثاقب صاحب تشریف لائیں"۔ حضرت صاحب کے پہلو میں یہ خادم آ کر بیٹھا اور وہ ابدی کلام ترنم سے سنانا شروع کیا جس کا ایک شعر کچھ یوں ہے۔

افلاک پہ روح ناصر دیں جھوم اٹھی فرط مسرت سے
جب آئی نوید فتح وظفر اسپین کے لالہ زاروں سے

یہ شعر پڑھتے ہوئے "روح ناصر دیں" کے الفاظ پر آواز ندھ گئی اور ثانیہ بھر رک کر پھر بمشکل یہ شعر ادا کیا۔ پھر آخری شعر پر پہنچے اور اس شعر کا پہلا مصرع 4/5 دفعہ پڑھا کہ

ثاقب یہ کرم بھی کیا کم ہے ناصر جو لیا طاہر بخشا
ورنہ دیوانے مر جاتے سر ٹکرا کر دیواروں سے

محترم ثاقب صاحب کی وفات کی خبر سن کر دارالضیافت ربوہ میں پہنچ گئے۔ چہرے کی زیارت کی۔ یوں لگا ابھی امام وقت آواز دے گا اور یہ باوفا فدائی لبیک لبیک کہتا ہوا اپنے مخصوص لحن میں نغمہ سرائی شروع کر دے گا۔

دو تین بار میں اندر کمرے میں گیا جہاں مرحوم بھائی کا جسد خاکی رکھا گیا تھا الوداعی بوسہ دیا جو اس یار غمگسار کو آخری سلامی تھی۔ اور پھر چند قدم میت کو کندھا دے کر اور پھر قبر پر اجتماعی دعا میں شامل ہو کر ہم نے 55 سالہ احسانات کا گویا بدلہ اتارنے کی کوشش کی۔

اے جانے والے اللہ کے فضل اور رحم اور کرم کے سایوں میں تیرا بسیرا ہو اور اپنے مرشد محبوب کے قرب میں تجھے جگہ ملے کہ ساری عمر تو مہجوری کی آگ میں سلگتا رہا۔ تو نے حضرت رسول اللہ ؐ کے ساتھ اپنے عشق کی داستانیں اپنے لہو سے رقم کی تھیں۔ کبھی تو حضور ؐ کے عشق کی مستی میں کہتا کہ

ہماری تو جاں بھی وہی ہیں ہمارا ایمان بھی وہی ہیں
وہ اور ہونگے در محمدؐ پہ جا کے جو لوٹ آنے والے

کبھی ظالمانہ قوانین کے باعث اپنی بے بسی اور نارسائی کے ہاتھوں پریشان ہو جاتا مگر رحمت ربی سے کبھی مایوس نہ ہوتا اور یقین سے کہتا

کبھی تو آئیگا وہ زمانہ کبھی تو ہوگا مرا بھی جانا
کہوں گا روضے پہ سر جھکا کر درود تم پر سلام تم پر

اور پھر ہجر کی تپش جب برداشت سے بڑھ جاتی تو دل کے سارے ارمان ایک آرزو ایک تمنا بن کر بے اختیاری کی حالت میں یہ دردمندانہ التجا بن جاتے کہ

ع بلا لو ثاقب کو اپنے در پر درود تم پر سلام تم پر

اب عاشق و معشوق اللہ کرے اکٹھے ہو جائیں۔ وہیں تیری ملاقاتیں آقا اور ان کے جگر گوشوں سے بھی ہوں گی۔

زمانہ نے تجھے جو ایذائیں دیں زخم لگائے یہاں تو نے کبھی اظہار نہ کیا۔ اب اپنے خالق و مالک کو دل کے سارے زخم دکھا کر اس سے بہترین اجر وصول کر۔

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر 33864** میں Yani Amper Jani زوجہ Mr. Rohyan Sosiadi پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت جولائی 1988ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-11-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 to -/75000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Yani Amper Jani جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 E.Dimyati وصیت نمبر 27349 گواہ شد نمبر 2 Mukti Afendi وصیت نمبر 29926

**مسل نمبر 33865** میں Imam Sujarwo ولد Mr. H.R. Sumito پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Tangerang بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-12-98 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زمین برقبہ 500 مربع میٹر واقع Pondok Lakah انڈونیشیا مالیتی -/150000000 روپے۔ 2- ٹیلی ویژن 16 انچ مالیتی -/1000000 روپے۔ 3- ایک ریڈیو کیسٹ ریکارڈر -/250000 مالیتی روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/151250000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400.000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Iman Sujarwo انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 ایچ عبدالغنی وصیت نمبر 24843 گواہ شد نمبر 2 SupariN.A. وصیت نمبر 26559

**مسل نمبر 33866** میں مبارک احمد ولد مکرم نصر اللہ Z-D صاحب پیشہ مربی سلسلہ عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جاکرتا انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-10-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/410.000 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبارک احمد ساکن جاکرتا انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Edi Hidayat وصیت نمبر 31371 گواہ شد نمبر 2 عبدالرؤف وصیت نمبر 31370

ڈسٹ بن کے باہر اگر کوئی پولیتھین بیگ، کاغذ یا پھلوں کے چھلکے وغیرہ پڑے ہوں تو براہ مہربانی وہ ڈسٹ بن میں ڈال دیں۔ اس سے آپ کے ہاتھ تو وقتی طور پر گندے ہو جائیں گے لیکن آپ کا محلہ یا گلی صاف ہو جائے گی۔

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## سانحہ ارتحال

مکرم منصور احمد مبشر صاحب کارکن نظارت مال آمد ساکن دارالعلوم غربی خلیل ربوہ کی سب سے چھوٹی بیٹی عائشہ احمد بعمر 12 سال جو کہ عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ میں حفظ قرآن کی طالبہ تھی اور 22 پارے حفظ کر چکی تھی چند دن (Aplastic Aneema) کے عارضہ میں مبتلا رہنے کے بعد مورخہ 16 مارچ 2002ء جناح ہسپتال لاہور میں وفات پا گئی۔ مورخہ 17 مارچ کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کرائی۔ بچی مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی مربی سلسلہ کی پوتی اور مکرم مغفور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ کی بھتیجی تھی۔ گزشتہ سال مکرم منصور احمد مبشر صاحب کے جواں سال بیٹے مکرم منظور احمد عامر معلم وقف جدید ہارٹ اٹیک سے اچانک وفات پا گئے تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ جملہ لواحقین کو ان صدمات کی وجہ سے پہنچنے والے غم سے اللہ تعالیٰ صبر جمیل اور سکینت عطا فرمائے اور مرحومین کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے۔

مکرم مرزا سفیر احمد صاحب لاہور لکھتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ منیرہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم مرزا محمد احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور، ہمشیرہ محترم میاں عبدالحی صاحب مرحوم سابق مربی سلسلہ انڈونیشیا مورخہ 28 فروری 2002ء بعمر 70 سال انتقال کر گئیں۔ محترمہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ مورخہ یکم مارچ کو نماز فجر کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد محترم حافظ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نہایت سخی دل اور ملنسار خاتون تھیں۔ غرباء اور ضرورت مند افراد کی مدد کرنے کے لئے ہر وقت جوش و جذبہ کے ساتھ تیار رہتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

## درخواست دعا

محمود احمد ربانی صاحب پاکستان چپ بورڈ جہلم لکھتے ہیں کہ مکرمہ انور بیگم صاحبہ زوجہ محمد اسلم اعوان صاحب بعارضہ کینسر علیل ہیں جن کا آپریشن تجویز ہوا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم عبدالمنان صاحب آئس کریم والے تحریر کرتے ہیں میرے سسر مکرم ماسٹر غلام محمد نصیر صاحب ساکن 16/3 دارالیمن غربی ربوہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ صفحہ 1

کلمات کا اظہار کیا اور خاص طور پر اس بات کا بیان کیا کہ محترم چوہدری بہت دلیر آدمی تھے نیز وہ کلمات بھی تھے جو کہ صدر انجمن احمدیہ کی قرارداد تعزیت میں بیان ہو چکے ہیں اور الفضل میں چھپ چکے ہیں۔ حضور انور کی کمال شفقت اور ہمدردی نے میری ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ حضور کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے اور ہمیں حضور کی شفقتیں سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تدفین کے موقع پر تو خاکسار نہ پہنچ سکا اور نہ ہی میرے دوسرے بھائی شریک ہو سکے لیکن الحمد للہ جماعت کی طرف سے ایسا احسن اور عمدہ انتظام کیا گیا کہ ہمارے بہت سے غیر از جماعت رشتہ دار جنازہ میں شریک ہوئے تو وہ حسن انتظام دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور جماعت کے نظام سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اس سلسلہ میں خاکسار مکرم محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور آپ کے رفقاء کار کا تہہ دل سے ممنون ہے کہ انہوں نے تمام انتظامات اپنی نگرانی میں کروائے۔

والد صاحب کی وفات کے بعد کثیر تعداد میں احباب تعزیت کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائے اور پھر دنیا کے کونے کونے سے بذریعہ فون و فیکس اظہار تعزیت کرتے رہے ہیں اور جہاں جہاں روزنامہ الفضل پہنچی اس سے والد صاحب کی وفات کا احباب جماعت کو علم ہوا وہاں سے تعزیت کے پیغامات ہمیں موصول ہوئے اور ہماری دلداری کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب جماعت کو جزائے خیر دے انہیں اپنے فضلوں سے مستفیض کرے اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

خاکسار کی والدہ محترمہ تمام احباب جماعت کی ہمدردی اور شفقت پر احباب کا شکریہ ادا کرتی ہیں اور اپنے لئے درخواست دعا بھی کرتی ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والد محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب کی خدمات کو قبول کرتے ہوئے اعلیٰ علیین میں داخل کرے اور اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو ان کی خوبیوں اور نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خلفاء کرام نے محترم والد صاحب کے لئے جن نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور اپنی خوشنودی سے نوازا اللہ تعالیٰ ان برکات سے ہم کو متمتع کرے۔ آمین

عالمی ذرائع ابلاغ سے

# عالمی خبریں

**مذاکرات میں تعطل** امریکی کوششوں سے فلسطینی اور اسرائیلی حکام کے درمیان تشدد کے خاتمے اور مشرق وسطیٰ میں پائیدار قیام امن کے لئے حالیہ مذاکرات بھی تعطل کا شکار ہو گئے ہیں۔ غزہ کے علاقے میں اسرائیلی فوجیوں نے دو فلسطینیوں کو گولیوں سے بھون دیا نابلوس میں دو فلسطینی مخبری کے شبہے میں مارے گئے۔ فریقین کے درمیان مذاکرات میں اس وقت تعطل پیدا ہوا جب اسرائیل نے فلسطین سے مذاکرات سے انکار کرتے ہوئے فلسطینیوں کے زیر کنٹرول بعض علاقوں پر اپنی فوجیں واپس بلانے سے انکار کر دیا۔ اسرائیلی فوجوں نے یروشلم کے جنوبی علاقے میں بیت اللحم اور اس سے ملحقہ بیت جالا میں قبضہ کر رکھا ہے۔

**عراق پر حملے کی مخالفت** روس اور جرمنی نے عراق پر حملے کی مخالفت کر دی ہے۔ روسی وزیر خارجہ نے اپنے انٹرویو میں کہا ہے کہ ان کا ملک بحران کے معاملے میں طاقت کے ذریعے کسی بھی حل کے خلاف ہے۔ جرمن وزیر دفاع نے کہا ہے کہ عراق کے خلاف امریکی حملے میں شامل نہیں ہونگے۔

**پوری قوت سے مزاحمت کرینگے۔ عراق**

صدر صدام نے اپنے ویت نامی ہم منصب سے ملاقات کے دوران کہا کہ امریکہ عراق کو 11 برس قبل والا تصور نہ کرے۔ اگر اس نے جارحیت کی تو پوری قوت سے مزاحمت کرینگے۔ صدام نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کے بارے میں امریکی پالیسی دوہرے معیار کی حامل ہے۔ امریکہ بغداد پر اقوام متحدہ سے زیادہ اپنی مرضی مسلط کرنا چاہتا ہے۔

**فسادات میں 8 ہلاک اور 200 سے زائد زخمی** بابری مسجد کی جگہ رام مندر تعمیر کرنے کے تنازع پر صوبہ گجرات کے شہر احمد آباد اور بڑودہ میں تشدد کے تازہ واقعات میں مزید آٹھ افراد جاں بحق اور 36 زخمی ہو گئے ہیں۔ جبکہ ملک کے مختلف شہروں میں مسلمانوں پر تشدد کے واقعات میں 200 سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں۔ متعدد زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔ احمد آباد کے علاقے میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ کرفیو کے باوجود چھرا گھونپنے مسلمانوں کے مکانوں کو آگ لگانے اور لوٹ مار کے واقعات پیش آتے رہے۔ اڑیسہ میں ریاستی اسمبلی کی عمارت پر اس بنا پر دھاوا بول کر عمارت کو نقصان پہنچایا گیا کہ اس میں ہندوؤں کے خلاف بعض اراکین نے تقاریر کی تھیں۔

**بھارتی ریاست ہریانہ میں فسادات** بھارتی ریاست گجرات فرقہ وارانہ فسادات کے بعد ریاست ہریانہ میں بھی فسادات پھوٹ پڑے۔ لوہارو شہر میں کچھ فرقہ پرست عناصر نے مسلمانوں کے مذہبی مقامات کو نشانہ بنایا دو مساجد پر حملے کئے گئے 20 دوکانیں اور گھر جلا دیئے گئے۔ ایودھیا سے فوج واپس بلا لی گئی ہے۔ گودھرا ٹرین پر حملے کے مسلمان ملزم حاجی بلال کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے دہلی میں پاکستان کی جاسوسی کے الزام میں ایک شخص کو حراست میں لے لیا ہے۔

**اڈے استعمال نہیں کرنے دیں گے** سعودی حکومت نے کہا ہے کہ امریکہ کو عراق پر حملے کے لئے اپنے اڈے استعمال نہیں کرنے دیں گے۔ امریکی نائب صدر نے سعودی حکام سے مذاکرات میں یہ موقف اختیار کیا تھا کہ القاعدہ کے ارکان عرب ممالک میں دوبارہ منظم ہونے کی کوشش کر سکتے ہیں لہذا سعودی عرب امریکہ کا ساتھ دے۔


آپ کا دل نہایت قیمتی ہے اس کی حفاظت کے لئے

کریٹیگس مدر ٹنکچر (CRATAEGUS-Q) کے کمالات سے فائدہ اٹھائیں

اعلیٰ معیار کی ضمانت — کریٹیگس مدر ٹنکچر — سپیشل خصوصی رعائتی قیمت

| پیکنگ پلاسٹک سیل بند | 450ML | 200ML | 100ML | 50ML | 20ML | 10ML |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| پاکستانی (کلاس سی) | 250/- | 150/- | 90/- | 50/- | 25/- | 15/- |
| جرمنی (بڑی پیکنگ سے) | 900/- | 450/- | 250/- | 130/- | 55/- | 30/- |

پیکنگ و ڈاک خرچ 10ML تا 450ML تک 60/- روپے نیز

کم از کم چھ عدد منگوانے پر دس فی صد مزید رعائت ہوگی

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کے لئے با اعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

گول بازار ربوہ۔ پوسٹ کوڈ 35460 پاکستان فون 04524-212399

خصوصی رعائتی پیکج

# ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

**ربوہ میں طلوع وغروب**

☆ منگل 19 مارچ غروب آفتاب: 6-21
☆ بدھ 20 مارچ طلوع فجر : 4-49
☆ بدھ 20 مارچ طلوع آفتاب: 6-10

### اسلام آباد چرچ پر بموں سے حملہ 5 ہلاک متعدد زخمی

وفاقی دارالحکومت کے سفارتی علاقے میں امریکی سفارت خانے سے ایک کلومیٹر دور G/6 سیکٹر میں واقع پروٹسٹنٹ انٹرنیشنل چرچ میں اتوار کی صبح ساڑھے دس بجے جب بشپ نے پیغام سروس پڑھنا شروع کیا ہی تھا کہ تین نامعلوم افراد نے دستی بموں سے حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں امریکی سفارت کار کی بیوی اور بیٹی سمیت پانچ افراد ہلاک اور چالیس سے زائد افراد زخمی ہوگئے۔ سنڈے سروس کے وقت چرچ میں تقریباً 70 افراد موجود تھے۔ چار ہینڈ گرینڈ پھینکے گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک پاکستانی خاتون اور ایک افغانی اور پاکستانی مرد شامل ہیں۔ زخمی ہونے والے افراد کا تعلق ایران، امریکہ، عراق، پاکستان، جاپان، افغانستان، برطانیہ، کینیڈا، جرمن، بھارت، سوئٹزرلینڈ سے ہے۔ زخمیوں میں سے 7 کی حالت نازک بتائی جاتی ہے انہیں اسلام آباد کے مختلف ہسپتالوں میں داخل کروا دیا گیا۔ پاکستان سمیت عالمی سطح پر اس دہشت گردی کے واقعہ کی شدید مذمت کی گئی ہے صدر پرویز مشرف نے سخت اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ راشد قریشی نے کہا کہ اس واقعہ میں دشمن عناصر کا ہاتھ ہے۔

### ٹرین میں ہلاک ہونے والوں کو امداد

ہفتہ کو لاہور فیصل آباد نان سٹاپ ٹرین کا قلعہ ستار شاہ کے قریب حادثہ ہوا جس میں 11 افراد ہلاک ہوگئے۔ ہلاک ہونے والوں کے لئے حکومت نے امدادی رقوم کا اعلان کیا ہے۔ ابتدائی طور پر ڈرائیور کو حادثہ کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے

### فضل الرحمٰن کی رہائی کا نوٹیفیکشن

سرحد حکومت نے جمعیت علماء اسلام کے راہنما فضل الرحمٰن کی نظر بندی ختم کرتے ہوئے ان کی رہائی کا نوٹیفیکشن جاری کر دیا ہے۔ فضل الرحمٰن گزشتہ چار ماہ سے نظر بند تھے۔

### قومی اور صوبائی اسمبلی کے الیکشن ایک ہی دن کرانے کا فیصلہ

حکومت نے الیکشن کمیشن کی تجویز منظور کرتے ہوئے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ایک ہی روز کرانے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے۔ جس کا اعلان مناسب وقت پر کیا جائے گا۔ اس فیصلے کا مقصد کسی بھی بحران سے بچنا اور اخراجات کی بچت ہے۔ کیونکہ ماضی میں ایک روز الیکشن نہ کرانے سے انتہائی تلخ اور تکلیف دہ بحران کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

### سابق وفاقی وزیر کا انتقال

ایوب دور کے سابق وفاقی وزیر ملک خدا بخش بچہ 96 سال کی میں لاہور میں انتقال کر گئے۔

### کالعدم تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن

محرم الحرام کے آغاز ہی سے امن وامان کے قیام کے لئے کالعدم مذہبی تنظیموں اور جہادی گروپوں کے خلاف مزید کریک ڈاؤن کر کے 300 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پکڑے جانے والوں کا تعلق سپاہ صحابہ لشکر جھنگوی، جیش محمد اور لشکر طیبہ سے ہے۔

### شیخ عمر پرل کیس کا مرکزی ملزم ہے وزیر خارجہ

وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ شیخ عمر سعید امریکی صحافی ڈینئل پرل کے اغواء وقتل کیس کا مرکزی ملزم ہے انہوں نے بتایا کہ ایف بی آئی بھی ہمارے ساتھ تحقیقات میں تعاون کر رہی ہے۔

### مسلم لیگی راہنما الیکشن سے قبل وطن واپس آ جائیں گے

مسلم لیگ (ن) کے ذوالفقار کھوسہ نے کہا ہے کہ الیکشن سے قبل نواز شریف سمیت تمام مسلم لیگی راہنما وطن واپس آ جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات میں ثابت کر دیں گے کہ مسلم لیگ (ن) ہی بڑی سیاسی قوت ہے۔

### ایک سال میں 23 ٹرین حادثات

گزشتہ ایک سال میں پاکستان ریلوے کو 23 ٹرین حادثات کا سامنا کرنا پڑا ہے جس سے شدید جانی اور مالی نقصانات ہوئے ہیں۔

### پاکستان میں خون آشام کہانی دو دہائیوں سے لکھی جارہی ہے

بی بی سی کے ''میزان'' پروگرام میں معروف دانشوروں ایم ایس عسکری، طارق رحمٰن، عارف جمال اور ڈاکٹر رحیم نے گفتگو کے دوران اس بات کا اظہار کیا کہ گزشتہ دو دہائیوں سے پاکستان میں خون آشام کہانی لکھی جارہی ہے۔ 80ء کے بعد فرقہ وارانہ دہشت گردی بڑھی اور ایسی ہوا چلی کہ ملک کا سارے کا سارا منظر ہی بدل گیا۔ فرقہ وارانہ دہشت گردی کی ابتداء ضیاء الحق کی پالیسیوں سے ہوئی اور اب اس کا فوری حل ممکن نہیں۔ افغانستان میں اسلام کے نام پر جہاد کرنے والوں کو یونہی چھوڑ دیا گیا اور وہ تربیت یافتہ اور مسلح ہیں ان پر قابو پانا آسان نہیں ہے۔ دانشوروں نے کہا کہ جنرل مشرف کو ان حالات پر قابو پانے کے لئے بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور پاکستان کی تعلیم میں تبدیلی کرنی پڑے گی۔ اگر حکومت نے مسئلہ کے حل کے لئے فوری توجہ نہ کی تو لوگوں کا جینا مشکل ہو جائے گا۔ (روزنامہ پاکستان)

### آسٹل کی تیز ترین ڈبل سنچری

نیوزی لینڈ کرکٹ کے کھلاڑی نیتھم آسٹل نے برطانیہ کے خلاف کرکٹ میچ میں دنیائے کرکٹ کی تیز ترین ڈبل سنچری 153 گیندوں پر سکور کی۔ قبل ازیں چند روز قبل آسٹریلیا کے وکٹ کیپر ایڈم گلکرسٹ نے ساؤتھ افریقہ کے خلاف 213 بالوں پر ڈبل سنچری سکور کر کے ایان بوتھم کا ریکارڈ توڑا تھا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس وقت دنیا کی تیز ترین چار ڈبل سنچریوں میں تین اسی ماہ میں سکور کی گئیں۔ نیوزی لینڈ کے خلاف انگلینڈ کے گراہم تھورپ کی ڈبل سنچری چھوتے نمبر پر تیز ترین ہے۔


**شربت صدر**
نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے
تیار کردہ: **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

**میاں یعقوب سنز رائس مرچنٹ**
**معیاری چاول کی خرید وفرخت کا مرکز**
پروپرائیٹرز رفیق احمد۔ لئیق احمد
منٹگمری بازار نزد مسجد اہلحدیث فیصل آباد
فون نمبر: 646307 -610142 -041

**AMERICAN TRADERS**

We Are Supplying Textile machinery complete unit of Embroidery-Lace Knitting- Weaving- Finishing & Spinning Units.
All G-8 Countries will support African Countries in the future. We can arrange everything for you and invest with you if needed.

**Please Contact-Shaker Ahmad**
FAX: 00971-6-5334713 Mobile: 00971-50-6354262
E-mail: globaltm@emirates.net. ae
texmach@webnet.com.pk
Website: www.American-traders.co.ae


روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61